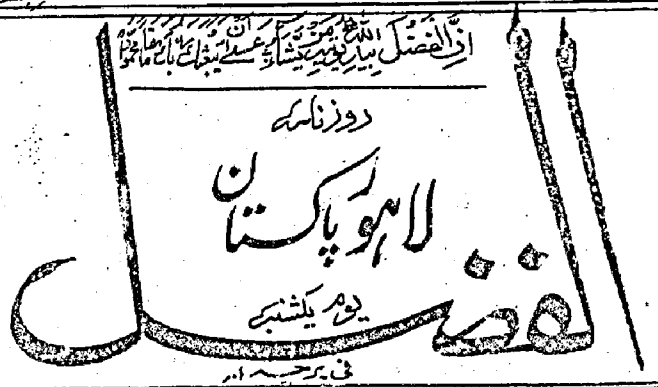




انجمن اراحدہ

۱۸ نومبر ۲۲ء بروز جمعہ ۱۱ صبح ۱۱ بجے اٹنی ایئر اسٹیشن کے قریب
 شام کی اطلاع منظر پر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے ابھی برے الحمد للہ
 حضرت ام المؤمنین زلفہا العالیٰ کی طبیعت بخیر اور ہم میں درد کی وجہ سے اساز ہے۔
 احباب دعا کے صحت فرمائیں
 جنرل سیکرٹری صاحبہ لجنہ امار اسٹیشن دہلی میں کہ لجنہ امار اسٹیشن کے زیر اہتمام مورخہ ۱۸
 ۱۹ نومبر کو جاری کیے شام ۱۱ بجے میں احمدی سٹورٹ کا ایک ضروری مہرہ منعقد ہو گا۔ تمام بہنوں
 کو وقت مقررہ پر پہنچ جانا چاہیئے۔

جلد ۲۳، ماہ نبوت ۲۹، ۹، محرم الحرام ۱۳۶۷، ۲۳، نومبر ۱۹۴۷ء، نمبر ۵۸

پاکستان کی خاطر اسلامی ممالک کا ہر فرد اپنا خون بہانے کے لئے تیار ہے

بیرونی ممالک میں پاکستان کے نئے عہدہ دار کراچی ۲۲ نومبر ڈاکٹر خلیل الرحمن صاحب کو پاکستان کی طرف سے انکھتان میں آجکے شیل لیٹرن انیسٹر مقرر کیا گیا ہے۔ اور امریکہ میں اس عہدے پر ڈاکٹر امداد حسین پی۔ ایچ۔ ڈی مقررہ لئے ہیں۔ (ا۔ پ)	ہندوستانی طبیکے کی کوہا لہ کے پل پر بیماری لاہور ۲۲ نومبر۔ راولپنڈی سے ایس ایس ایئر لائن کے نامہ نگار نے ہندوستان میں فون اطلاع دی ہے کہ آج صبح دو بجے بعد مدیر رائل انڈین ایئر فورس کے ایک طیارے نے کوہا لہ کے پل پر بیماری کی حفاظتی فوجوں کے اسپر فائر کے گویہ پتہ نہیں لگ سکا کہ آیا طیارے کو کوئی نقصان پہنچا یا نہیں۔ یاد رہے کہ اس سے پہلے بھی ہندوستانی ہوائی فوج کی طرف سے اس پل پر بیماری ہو چکی ہے حالانکہ یہ پل پاکستان حکومت اور کشمیر حکومت کی مشترکہ ملکیت ہے۔ (ا۔ پ)	نشوت ستانی کے خلاف حکومت کے اقدامات لاہور ۲۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مشرقی ہندوستان میں ایک حکومت ایک ٹریبونل مقرر کرنے والے کے بعض سرکاری افسروں پر دہشت ستانی وغیرہ کے الزامات میں ٹریبونل ان الزامات کی تحقیقات کرے گا۔ گورنر ہندو کے متعلق تحقیقات کے لئے بھی ایک کمیٹی مقرر کی جائے گی (ا۔ پ)
--	--	---

پاکستان انڈسٹریل اینڈ جنرل ملز لمیٹڈ

جاری شدہ سرمایہ تین لاکھ روپیہ

جو کہ حسب ذیل حصوں میں تقسیم ہے۔

۵۰۰ خصوصی حصص مالیتی یکصد روپیہ جس میں ۱۰۰ فیصدی ذمال منافع دیا جائے گا۔

۵۰۰ روپیہ ہمراہ درخواست اور ۵۰ روپیہ الاٹمنٹ پر

۵۰۰ معمولی حصص درجہ الف مالیتی ۲۵ روپیہ ہمراہ درخواست اور ۲۵ روپیہ الاٹمنٹ پر

۵۰۰ معمولی حصص درجہ ب مالیتی ۵ روپیہ ہمراہ درخواست اور ۱۰ روپیہ الاٹمنٹ پر

دقیقا رقم دوسروں اساط میں)

مینیجر انچارج - ایم ایس ایل اینڈ سنر

رجسٹرڈ آفس - ۵۴ مال روڈ لاہور

اغراض و مقاصد۔ بین اس غرض سے قائم کی گئی ہے کہ ان مقاصد کی تکمیل کرے جو کہ میوزیم آف ایڈمیشن میں درج ہیں مگر فوری طور پر مٹتے ہوئے تھیں یعنی لیٹول اور اسٹارٹ اپ بین اور آلات کی تعمیر تیار رکھے جائیں گے۔ ڈائریکٹر ان خیال ہے کہ حضرت یہ میاں جنوں میں ایک کپڑے کا شاندار کارخانہ قائم کیا جائے گا۔ امید کی جاتی ہے کہ کپڑے اپنے پہلے سال میں حقہ داران کو توقع سے بڑھ کر منافع دے گی۔

تفصیلات کے لئے منیجر انچارج کو لکھیں

فارم پراسپیکٹس کے لئے منیجر انچارج گورنر گنڈول پیسٹی سروس ۵ کوئن روڈ لاہور

مسلمانان پاکستان اپنے آپکو اکیلا ملت سمجھیں

تمام اسلامی دنیا ان کی پشت پر ہے

لاہور ۲۲ نومبر مسلم برادرہ ایسوسی ایشن قاہرہ کے راجنہا نے اعلیٰ شیخ حن الیٹا نے پاکستان کے وزیر اعظم لیاقت علی خان صاحب کے نام جوڑا پیغام مصر کے مشہور اخبار نیوز کے ہفتہ سال کیا تھا۔ آج مشر صالح اشواہی نے وہ پیغام وزیر اعظم پاکستان کی خدمت میں پیش کیا۔

شیخ حن سلف پیغام میں قیام پاکستان پر دل مبارکباد دینے ہوئے لیاقت علی خان کو تعین دلایا ہے کہ مسلمانان پاکستان اپنے آپکو اکیلا ملت سمجھیں تمام دنیا کے عرب اور دیگر اسلامی ممالک ان کی پشت پر ہیں۔ اور ان کے لئے اس سے بڑھ کر غرض کی اور کوئی بات نہیں۔ کہ وہ قسۃ پاکستان کے لئے وقت آئے ہیں اپنا حق میں منسب کچھ قربان کر دیں۔

شیخ حن نے خط کے آخر میں ایذا ظاہر کیا ہے کہ پاکستان اسلامی تہذیب کو دوبارہ زندہ کرے اور بیان حکومت کی بنیاد خالص اسلامی اصولوں پر رکھی جائے گی۔

سپر ورڈی پارلیمنٹری سیاست علی محمد موسیٰ

میں دونوں حکومتوں میں امن اور اتحاد پیدا کرنے کے لئے کام کرنا چاہتا ہوں

گلگتہ ۲۲ نومبر گلگت کے سابق وزیر اعظم مشر حسین شہید سہروردی دی پی پی کے کانٹہ جی سے گفت کرتے کے بعد واپس گلگتہ پہنچ گئے ہیں۔ آپ نے ایک بیان میں اس بارادے کا اظہار کیا ہے کہ آپ ملک کی پارلیمنٹری سیاست سے علیحدہ ہو کر ہندوستان اور پاکستان میں امن اور اتحاد کی بنیاد پیدا کرنے کے لئے کام کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے کہا میں مشرقی گلگت کی اکیلا سے بھی علیحدہ ہو جاؤں گا اور کہیں سے کہہ سکتے کام کو لچک سے ساتھ کرتے کی غرض ہو پاکستان دستور پاکستان کی بنیاد پر

~~Elizabeth Taylor, Anthony, Richard~~

مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۴۷ء

کانگریس ریزولیشن

کانگریس ریزولیشن کی کمزوریاں

ہم لکھ چکے ہیں کہ کانگریس ریزولیشن میں پاکستان اور ہندوستان میں امن کے قیام کے لئے جو تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ وہ نہایت مناسب ہیں مگر اس کے ساتھ ہی اس میں کچھ کمزوریاں بھی باقی رہ گئی ہیں۔ اس ریزولیشن میں اس امر کو نظر انداز کر دیا گیا ہے کہ ان حالات کے پیدا کرنے والوں کو جن کی وجہ سے اقلیتوں کو گھر چھوڑنے پڑے پکڑا جائے اور انہیں سزا دی جائے۔ دنیا کا کوئی انسان بھی اس امر کو تسلیم نہیں کر سکتا کہ ایک کروڑ کے قریب آدمی جس نے اپنے وطن کو چھوڑا ہے۔ بغیر کسی وجہ کے اپنے وطن کو چھوڑ کر دوسری طرف چلا گیا ہے۔ یا ان لوگوں کی ہم مذہب حکومتوں نے انہیں اپنی طرف بلا لیا ہے۔ اور یا پھر غیر مذہب کے لوگوں نے یا غیر مذہب کی اکثریت والی حکومتوں نے انہیں مجبور کر کے اپنے گھروں سے نکالا ہے۔ ان دوسو کروڑوں کے سوا کوئی تیسری صورت ممکن نہیں۔ اگر تو پاکستان کی حکومت نے ہندوستان میں رہنے والے مسلمانوں کو بلا لیا ہے یا پاکستان کی مسلم انجمنوں نے ہندوستان کے رہنے والے مسلمانوں کو بلا لیا ہے۔ یا پاکستان میں رہنے والے ہندوؤں کو ہندوستان کی گورنمنٹ نے بلا لیا ہے۔ یا ہندوستان کی ہندو ویا سکھ انجمنوں نے بلا لیا ہے۔ تو کانگریس کارپوریشن بالکل ادھورا رہ جاتا ہے۔ کیونکہ کانگریس کے ریزولیشن میں اس قسم کی نقل مکانی کے خلاف کوئی بات نہیں پائی جاتی۔ حالانکہ اس کے خلاف ضرور ادارہ رٹائی جانی چاہیے تھی۔ اگر اس کے برخلاف حکومتوں یا حاکموں یا غیر مذہب کے افراد نے ہندوستان سے مسلمانوں اور پاکستان سے ہندوؤں اور سکھوں کو نکال دیا ہے۔ تو وہ لوگ جنہوں نے ایسا کیا۔ ان کے خلاف بھی تو کوئی قدم اٹھانا چاہیئے۔ کانگریس جب یہ کہتی ہے کہ وہ حالات بدلے جائیں جن کے باعث ہندوستان اور پاکستان سے مسلمان اور ہندو نکلتے ہیں۔ تو وہ لوگ جنہوں نے ہندوستان سے مسلمانوں کو اور پاکستان سے ہندوؤں یا سکھوں کو نکالا ہے۔ ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ لیکن کیا اس ریزولیشن کا ان لوگوں پر کوئی اثر ہو سکتا ہے۔

جنہوں نے پچاس لاکھ مسلمانوں کو گورنمنٹ کی انکھوں کے سامنے پنجاب سے نکال دیا۔ یا چالیس لاکھ ہندوؤں اور سکھوں کو گورنمنٹ کی آنکھوں کے سامنے پاکستان سے نکال دیا۔ اگر یہ سب کے سب لوگ غیر مذہب کے ظلموں کی وجہ سے نکلے تھے تو ان ظلم کرنے والوں کے خلاف دونوں حکومتوں نے کیا کارروائی کی ہے۔ اگر آئندہ کسی کارروائی کے کرنے کا کانگریس حکم دیتی ہے۔ تو اس کے یہ منہ ہیں کہ وہ سمجھتی ہے کہ یہ طاقت حاصل ہے کہ ہم ان لوگوں کو سزا دے سکیں۔ اور اگر واقعہ میں کانگریس یہ سمجھتی ہے کہ وہ ان مجبوروں کو سزا دے سکتی ہے۔ تو کیوں وہ ان جرائم پر سزا نہیں دیتی۔ جو اس وقت تک صادر ہو چکے ہیں مشرقی پنجاب میں اب مسلمان رہ ہی سکتے تھے۔ اٹھ یا دس لاکھ آدمی ریفریجی کیمنوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور جالندھر ڈویژن میں سوائے نادیاں کے اور کسی گاؤں یا قصبہ میں مسلمان نہیں۔ انہاں ڈویژن کے بعض شہروں اور قصبوں میں مسلمان ابھی پائے جاتے ہیں۔ لیکن نکالے جانے والوں اور مارے جانے والوں کی تعداد سے ان کی کوئی بھی نسبت نہیں۔ جس یہ اعلان کرنا کہ یہ جو قوتورے سے آدمی رہ گئے ہیں۔ اگر ان پر کوئی ظلم کرے گا۔ تو ہم سختی سے کام لیں گے ایک بے معنی سا اعلان ہے۔ وہ لاکھوں آدمی جو مارا جا چکا ہے۔ اور وہ ہزار مار عورتوں جس کو زبردستی چھین لیا گیا ہے۔ اور وہ اردو اور ہندی کی جائیداد جو جبراً منتقلی ہو گئی ہے۔ اگر یہ فعلی پرا تھا۔ تو قبول اس کے خلاف کارروائی نہیں کی جاتی۔ کیا یہ بات عجیب نہیں معلوم ہوگی کہ ایک قصبہ جس میں سے سو مسلمان نکل چکا ہے۔ اور دس مسلمان باقی ہیں۔ اور ان مسلمانوں کے گھروں پر سکھ اور ہندو قابض ہو چکے ہیں۔ کانگریس کے اعلان کے بعد وہی ہندو اور سکھ جو پہلے مسلمانوں کو نکال کر ان کے گھروں پر قابض ہو چکے ہیں۔ نئے آنے والے سکھوں اور ہندوؤں سے لڑا ہے ہوں گے کہ یہ جو دس سالہ رہ گئے ہیں۔ ان کو گھروں سے نہ نکالو۔ کیونکہ کانگریس کارپوریشن ہو چکی ہے۔ اور جب وہ نئے آنے والے ہندو اور سکھ کہیں گے کہ تم بھی تو مسلمانوں کو نکال کر ان کے گھروں میں بیٹھے ہو۔ تو وہ پرانے غاصب ان نئے غاصبوں کو کہیں گے کہ کانگریس

کارپوریشن پچھلے واقعات کے متعلق نہیں۔ آئندہ کے واقعات کے متعلق ہے۔ ہم نے جتنے آدمی مارے اور جتنے گھر ضبط کئے۔ ان سب کو کانگریس ریزولیشن نے معاف کر دیا ہے۔ اور آئندہ کے لئے حکم دیا ہے کہ ایسا کام نہیں ہونا چاہیئے۔ کیا ان حالات میں کانگریس کے ریزولیشن پر کامیابی سے عمل کیا جا سکتا ہے؟ یہی بات ہم پاکستان کے متعلق بھی کہتے ہیں۔ پاکستان میں بھی ایسے مقام ضرور ہیں۔ جہاں سے ہندوؤں کو جبراً نکالا گیا ہے۔ یا ایسے حالات پیدا کر دیئے گئے۔ کہ یہ مجبور ہو چکے ہیں۔ اگر پاکستان گورنمنٹ ہندوؤں کو اپنے ملک میں رکھنا چاہتی ہے۔ تو ان کو بھی یہی طریق اختیار کرنا ہوگا کہ جو پچھلے مجرم ہیں۔ ان کو پکڑیں اور سزا دیں۔ آخر لاکھوں آدمی کیمنوں سے تو نہیں مر گئے۔ لوگ اردو کی جا بجا چھوڑ کر ملاوچ تو نہیں بھاگ گئے۔ کوئی مارنے والا اسی ضرور تھا۔ لوگوں کے پاس ایسے سہتیا ضرور تھے۔ جن سے قتل کی وارداتیں ہوئیں۔ اور حالات ضرور اس طرح بگڑے۔ کہ غیر قوموں کے لوگوں نے اپنے لئے اس ملک میں پناہ کی کوئی صورت نہ دیکھی۔ اور اپنا وطن چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ جب تک ان حالات کے پیدا کرنے والوں اور ان قاتلوں اور ان عورتوں کو پکڑنے والوں کو سخت سزا میں نہ دی جائے گی۔ جن کے افعال نے پاکستان اور ہندوستان سے نکلنے والے اقلیتوں کو مجبور کر دیا ہے۔ اس وقت تک ان کے ریزولیشن کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ کل کو پھر ایک جوش اٹھے گا۔ اور پھر دونوں طرف خون خرابہ شروع ہو جائیگا۔ اور پھر ملک کی سیاسی انجمنیں ایک ریزولیشن پاس کر دیں گی۔ کہ آئندہ خیردار یا امت ہو کہ کسی پچھلے حساب کی صفائی کے بغیر آئندہ کی کوئی صفائی ہونا کرنا ہے۔ لاکھ قاتل ہندوستان پر نہیں ہیں۔ پھر رہا ہے جو شیعوں پر کھڑے ہو کر تقریریں کر رہا ہے۔ وہ اخباروں میں صفائی بھی لکھ رہا ہے۔ کہ کانگریس کے جلسوں میں غمگینوں کے طور پر شریعت بھی ہو رہا ہے۔ لیکن ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔ لاکھوں لاکھ مسلمان جو مارا گیا ہے اس کے خون کی تحقیقات کوئی نہیں ہو رہی۔ منہ گورنمنٹ کیسوں میں جس سے سات لاکھ کے قریب مسلمانوں کو مار کر نکال دیا گیا ہے۔ دواڑھانی سب مسلمان اس لئے جیل خانوں میں سطر رہے ہیں۔ کہ انہوں نے سکھوں کو یا ہندوؤں کو مارنے کی کوشش کی۔ لیکن سکھ ایک بھی اس جرم میں قید نہیں ہے۔ کہ اس نے مسلمانوں کو مارا اور ان کے گھروں کو لوٹا۔ اور ان کی جائیدادوں پر قبضہ کیا۔ کیا کوئی عقل مند ان اس بات کو باور کر سکتا ہے کہ حکومت کو اس قوم کے مجرم کو نظر آسکتے تھے۔ جن کو ہزاروں کی تعداد میں قتل کیا گیا۔ جن کی سیکڑوں کی تعداد میں عورتیں چھین لی گئیں۔ جن کی سو فی صدی

جائیدادوں پر قبضہ کر لیا گیا۔ لیکن اس قوم کے مجرم اسے بالکل نظر نہیں آئے۔ جنہوں نے ایک ہزار سے زیادہ مسلمان گاؤں کو تباہ کر دیا۔ پانچ سات ہزار سے زیادہ مسلمانوں کو قتل کر دیا۔ تین چار لاکھ سے زیادہ مظلومی ان کے جبین لئے۔ پانچ لاکھ ایکڑ زمین پر قبضہ کر لیا۔ ایک کروڑ سے زیادہ قیمت کے آئندہ اہلیت کو منتقلی۔ یہیں حکومت یا کانگریس بتائے تو سب کی کم سے کم بھی ایک منہ میں مسلمانوں کی موت کا اور عورتوں کے نکالے جانے کا اور جائیدادوں پر قبضہ کا اندازہ لگانے کے بعد ان افعال کے مرتکب آخر کتنے آدمی قرار دیئے جاسکتے ہیں۔ اور جتنے ان کی طرف یہ جرم منسوب کیا جاسکتا ہے۔ ان میں سے کتنے آدمی اس وقت حوالات میں ہیں۔ اگر ان تمام جرم کے بعد ہندو اور سکھ تو حوالات میں نہیں۔ مگر مسلمان حوالات میں ہیں۔ تو کیا کوئی مان سکتا ہے کہ حکومت ہند نے اس کے قیام کے لئے پوری کوشش کی تھی۔ اور کانگریس کے ریزولیشن کے مطابق وہ تقریفات کی مستحق ہے۔ مگر گذشتہ کو جانے دو۔ کیا کانگریس کے ریزولیشن میں اس بات کا انتظام کیا گیا ہے۔ کہ اب اس ریزولیشن کے بعد ان مجرموں کو پکڑا جائے۔ اور ان کو سزا دی جائے۔ اور ان مسلمانوں کو چھوڑا جائے۔ جن کا صرف اتنا قصور تھا۔ کہ وہ مار کھانے والے مسلمانوں کی حفاظت کے لئے زبان کھلی سکتے تھے۔ اور شور مچا سکتے تھے۔ یا ایک تنظیم کے ماتحت ان کو ان مظالم کی جگہوں سے نکال کرے جانا چاہئے تھے۔ ہم ہندوستان کی حکومت کے متعلق یہ نہیں سمجھتے۔ پاکستان گورنمنٹ میں بھی ایسے واقعات ہوئے ہیں۔ اور پاکستان گورنمنٹ اس کی بھی فرم ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ پاکستان میں سے کچھ ہندو اور سکھ پہلے سے سو ہی ہوئے تھے۔ تب سب کے ماتحت نکل گئے تھے۔ ہم مانتے ہیں کہ کچھ ہندو اور سکھ ارد گرد کے ہندو اور سکھ میاں پول کی اینٹیں اور ان کے اشارے سے ہندوستان چلے گئے تھے۔ لیکن ہم اس کا بھی انکار نہیں کر سکتے۔ کہ پاکستان میں سے کچھ ہندو اور سکھ مسلمانوں کے دباؤ اور ان کی سختی کی وجہ سے نکلے۔ پھر مجبور ہوئے۔ کچھ ہندوؤں اور سکھوں کی عورتیں اٹھا لی گئیں۔ کچھ ہندوؤں اور سکھوں کی جائیدادیں لوٹی گئیں۔ کچھ ہندو اور سکھ قتل کئے گئے۔ یہ کام بیک کی ایک جماعت نے کیا۔ اور بعض افسروں کے اشارے سے ہوا۔ لیکن سبھی پاکستان کے متعلق بھی یہ اطلاع نہیں کہ اس میں ان مسلمان مجرموں اور ان افسر مجرموں کو پکڑ کر ان پر مقدمات چلائے گئے ہوں۔ جنہوں نے یہ حرکات کیں۔ جن لوگوں نے ہندوؤں اور سکھوں پر ظلم کیا۔ ان کو مارا۔ ان کی عورتیں نکالیں۔ ان کی جائیداد کو لوٹا۔ وہ چند افراد نہیں ہو سکتے تھے۔ وہ قیاداران اور لاکھوں کی تعداد میں تھے۔ مگر اس الزام میں تو سیکڑوں ہی ہندی پکڑے گئے۔ آئندہ کا اطمینان گذشتہ جراثیم پر نہام کے اظہار سے پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر پاکستان

اور ہندوستان کی مجلسوں میں مسلمان اور ہندو اور سکھ مجرم اپنی دھوئیاں پھیلائے اور ہندو لٹکائے اور چھائیاں تانے بیٹھے ہوئے بنگ سے تھیں و آفریقہ کا انعام حاصل کر رہے ہیں۔ تو ایسے ریز و فوشوں کا نتیجہ ملکی ہی کی سکتا ہے۔ دنیا لفظوں کو نہیں دیکھا کرتی۔ وہ عمل کو دیکھا کرتی ہے۔ جب تک ان مجرموں کے پکڑنے کا انتظام نہیں کیا جائیگا۔ خواہ وہ لاکھوں کی تعداد میں کیوں نہ ہوں۔ جب تک قاتلوں اور لٹیروں کو سزا نہ دی جائیگی۔ اس وقت تک نیک سے نیکیت سے پاس کے ہوئے ریز و فوشوں بھی بیکار اور بے فائدہ ثابت ہوں گے۔

حسین رضی اللہ عنہ

وہ نام ہیں کے زبان بر آئے کے ساتھ رفیع و بلند کیفیتیں اور عظیم و بزرگیم کے عظیم الشان دنیا دل میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان ناموں میں سے ایک وہ نام بھی ہے۔ جس کو آج ہم نے زیب عنوان بنایا ہے۔ کوئی مسلمان ہے۔ جس کے دل و دماغ پر حسین رضی اللہ عنہ کے نام کو سنتے ہی ایک غیر معمولی کیفیت طاری نہیں ہو جاتی۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ کیا اس نام کے حروف اور ان کی ترکیب میں کوئی ایسی بات ہے۔ جو یہ اثر ہمارے دلوں پر کرتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض وقت محض حروف کا حسن ہی کسی لفظ کی کشش کا باعث ہوتا ہے۔ اور حسین کے لفظ میں ہی وہ حسن ضرور موجود ہے۔ لیکن وہ خاص کیفیت جو اس نام کے لینے اور سننے سے ہمارے دل و دماغ پر چھا جاتی ہے۔ وہ یقیناً موت اس حسن آواز اور لوح کی پیداوار نہیں ہے۔ جو ان حروف یا ان کی ترکیب میں ہے۔ جن سے "حسین" کا لفظ بنا ہے۔

موتور سے عورت سے ہم کو معلوم ہو گا کہ اس لفظ یا نام کے ساتھ کچھ ایسے عظیم الشان واقعات وابستہ ہو گئے ہیں کہ گواہ واقعات کا پورا پورا نقشہ ہمارے سامنے نہ بھی آئے لیکن جب ہم اس نام کو زبان سے دہراتے ہیں۔ تو جو کیفیت ہمارے دل و دماغ پر چھا جاتی ہے۔ اس کی ساخت میں ان واقعات کا سایہ ضرور لرز رہا ہوتا ہے۔ جو اس ان کو پیش آئے تھے۔ جس نے میدانِ کربلا میں صداقت کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے نہ صرف اپنی جان کو قربان کر دیا تھا۔ بلکہ اپنے خاندان کے قریب تمام زینہ افراد کو اس قربانی کے لئے اپنی آنکھوں سے خاک و خون میں تر پڑتے ہوئے دیکھا تھا یہ کچھ عظیم سا پس منظر جو اس لفظ یا نام کی بر اثر طاقت کا حقیقی نتیجہ ہے۔ اور اس کو دہراتے ہی ہمارے آنکھوں کے سامنے ابھر آتا ہے۔ عربوں میں ویسے تو یہ نام کوئی خاص نام

نہ تھا۔ بلکہ عام تھا۔ کئی اشخاص کے نام حسین تھے۔ اس میں کوئی خاص کیفیت یا کشش نہ تھی۔ اب یہ نام صرف اس عظیم الشان سہتی کا نام ہونے کی وجہ سے کچھ ایسی کیفیتوں کا حامل ہو گیا ہے۔ کہ جب کوئی مسلمان یہ نام سنتا ہے۔ یا اپنی زبان سے دہراتا ہے۔ تو اس کے رگ و پے میں ایک ہیجان سا پیدا ہو جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صرف نام میں کچھ نہیں ہوتا۔ یہی نام اب اس قدر عام ہو گیا ہے۔ کہ شاید کوئی گاکو ہو گا۔ جہاں میں چارہ نہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اشخاص ایسے نہ ہوں۔ جن کا نام حسین ہو۔ لیکن جب ان میں سے ہم کسی کو اس نام سے پکارتے ہیں۔ تو وہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی۔ جو اس وقت پیدا ہوتی ہے۔ جب اس نام سے ہمارا مراد وہ خاص سہتی ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے

اب اگر ہم ہزار ہا عربی لاکھ ہزار حسین حسین اپنی زبان سے کہیں۔ اور وہ واقعات ہمارے ذہن میں نہ ہوں۔ جو میدانِ کربلا میں حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیش آئے تھے۔ وہ واقعات وہ جانبازی وہ قربانی کی روح جو انہوں نے اس وقت دکھائی اگر ہم کو یاد نہ آئے۔ تو محض حسین حسین پکارتے سے نہ تو اس عظیم الشان نام کی وہ عزت و تکریم ہمارے دل میں پیدا ہو سکتی ہے۔ جس کا وہ مستحق ہے۔ اور نہ ہماری اپنی ذات کو کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ بلکہ ان واقعات کو دہرانے کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ اگر ہم ان واقعات سے سبق حاصل نہ کریں۔ محض ان واقعات کو دہرا دینا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ جب تک ان کو اس طرح پیش نہ کیا جائے۔ کہ سیکھ سیکھ میں ہی ویسے ہی کام کرنے کے جذبات پیدا نہ ہوں۔ و لیا ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان تعلیم الاسلام کالج اپنا اپنے لڑکے بھجوائیں

تمام احباب جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ موجودہ شروع سے اس طرح نہ گھبرائیں کہ لڑکے تعلیم سے محروم ہو جائیں۔ چاہے سب جو تعلیم دلانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ اپنے بچوں کو الین۔ اسے اور بی۔ اسے میں داخل کر لیں۔ اور چاہے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے کو داخل کروائے۔ اور اس بارہ میں لڑکے کی مخالفت کی پروا نہ کرے۔ تاکہ دینیات کی تعلیم کھٹے کھٹے ملتی جائے۔
خاک ر۔۔ مرزا محمود احمد خلیفہ المسیح

مسلمانوں میں اس کو یہ قبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نام اپنی ذات میں خواہ کتنا ہی اچھا ہو۔ جب تک اس نام کے ساتھ اس شخص کا کام بھی ہمارے دل کی آنکھ میں مشکل نہ ہو محض نام کوئی خاص کیفیت پیدا نہیں کر سکتا۔ ایک پر اثر اور دلکش شعر میں جو الفاظ ہوتے ہیں۔ وہی معمولی الفاظ ہوتے ہیں۔ جو ہم اپنے روزمرہ میں استعمال کرتے ہیں۔ لیکن آپ نے اکثر دیکھا ہو گا کہ عمر کو بعض وقت اس طرح بھی داد دی جاتی ہے۔ کہ "صاحب آپ نے ذرا لفظ میں جان ڈال دی" یہاں جان ڈالنے کے معنی صرف یہ ہوتے ہیں کہ شاعر نے اس خاص لفظ کو لفظوں کے ایسے ماحول میں رکھ دیا ہے۔ کہ گویا اس میں جان پڑ گئی ہے۔ لفظ کی ذاتی خوبی کی وجہ سے نہیں بلکہ ماحول کی وجہ سے کسی لفظ میں جان پڑتی ہے۔ اسی طرح کسی نام میں اس شخص کے کام کی وجہ سے جان پڑتی ہے۔ جس کا وہ نام ہوتا ہے۔

جو شش نہ اگلے۔ وہ شامی قربانی جو خالوں جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس عظیم الشان بیٹے نے میدانِ کربلا میں پیش کی۔ ہم اس کی تفصیلات میں نہیں جانا چاہتے۔ ایک معمولی کلمہ پڑ مضافان بلکہ ان پڑھ مسلمان بھی کچھ نہ سمجھیں ان کا علم ضرور رکھتا ہے۔ اس وقت ہم جو کہنا چاہتے ہیں۔ یہ ہے کہ آؤ اس نام کو ہم بے فائدہ رٹ رٹ کر نہ نام نہ کریں۔ بلکہ ان کاموں کی تقلید کی کوشش کریں۔ جو اس سہتی نے میدانِ کربلا میں دکھا کر ایک عالم سے خارج حسین حاصل کیا۔ جن کی وجہ سے یہ معمولی سا نام زندہ ہو گیا۔ اور ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گیا۔ اور ان باتوں پر غور کریں۔ جن باتوں سے شاعر ہو کر محمد علی جوہر مجرم نے یہ شعر کہنا تھا۔
مرگ حسین اصل میں مرگ یہ ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

اس وقت ہر مسلمان میدانِ کربلا میں ہے۔ اگر ہم کو اس میدان میں مرنا ہی ہے۔ تو آؤ ہم بھی حسین کی موت مریں۔ تاکہ اس کی طرح ہمارا نام بھی زندہ جاوید ہو۔ ورنہ جو پیدا ہوتا ہے۔ ایک دن مرنا ہی ہے۔ کھٹے کھٹے جس کے نام میں حسین کا نام ہے۔ جو مر گئے۔ مگر ان کو کوئی یاد بھی نہیں کرتا۔ مگر ایک حسین ہے۔ صرف ایک حسین "جس کو دنیا بھلا نا بھی چاہے۔ تو نہیں بھلا سکتی۔ جس کو دل سے مٹانا بھی چاہے۔ تو نہیں مٹا سکتی۔ کیونکہ اس حسین نے اپنے نام کو اپنے کام سے منسوب کر لیا ہے۔ کیونکہ اس نام کی پشت پر پتھر کی لکیر بنا دی ہے۔ کیونکہ اس نام کی پشت پر یہاں وہ عظیم الشان قربانی ہے۔ جو مردہ ناموں کے جسموں میں جان ڈال دیا کرتی ہے۔ کیونکہ اس نے اپنے نام کو ایسے ماحول میں رکھ دیا ہے جس سے وہ روشنی کا مینار بن گیا ہے۔ اگر تم بھی چاہتے ہو۔ کہ تمہارا نام بھی روشنی کا اب مینار بن جائے تو "شب تاریک و بیم بوج و دریا چشیں حال" کے عالم میں دوسروں کو شامل مراد کا نشان دکھائے۔ تو تم کو بھی وہی کام کرنے ہوں گے۔ جو حسین ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا۔

ایک ضروری اعلان

احباب جماعت و عہدہ داران جماعت نے احمدی کی خدمت میں اٹھاس ہے۔ کہ اکثر مصلحتوں کے پیمانے میں اور اس کے جذبات تک جن افراد یا جماعتوں نے احمدی نے جنہوں کی رقوم تقاضاں بھجوائی ہیں۔ وہ ان کی تفصیل کرکے بھجوائیں اور کسی ڈاک خانہ سے بھجوائیں نیز رسیدات ڈاک خانہ جو ان کو ملیں ان کا نمبر اور تاریخ بلکہ اصل رسیدیں ہی فطرت بیت المال صدرا بھی اٹھائے پاکستان جو ماحول ملڈنگ لاہور کو بھجوائیں۔ تا بعد پڑ مال اگر پتہ نکلے۔ کہ رقوم خزانہ صدرا راجن احمدی تقاضا میں داخل نہیں ہوگی۔ تو ان کو وصول کرنے کا انتظام کیا جائے۔ (فطرت بیت المال)

خریداران الفضل خندہ بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں

پہلے ہی اعلان کیا جا چکا ہے کہ ان دنوں حکمہ ڈاک وی۔ بی نہیں بھیجتا۔ اس لئے جو دوست وی۔ بی منگواتے ہیں۔ ان کے ارشاد کی تعمیل نہیں ہو سکتی۔ اخبار صرف اسی صورت میں جاری رہ سکتا ہے۔ کہ خندہ بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھجوا یا جائے۔ جن دوستوں کی تعمیل ختم ہیں۔ وہ بھی بذریعہ منی آرڈر حبلہ بھجوائیں ورنہ اخبار بند ہو گا۔ وغیرہ

ارسل در اور انتظامی امور کے متعلق خبر الفضل کو منطوب کریں۔ (ڈیڑیٹر)

مجالس خدام الاحمدیہ بیدار ہو جائیں

ہندوستان کی حکومت کے لئے نازیبا نہ عیرت

اعراب طیلر کو انکی زمینوں سے بیدل کرنیکی ایک چال!

آزاد خیال دنیا کی نظر میں انڈین یونین کی بدنامی یقینی ہے

تقسیم کو بروئے کار لانے کیلئے مجوزہ کمیشن سرچا یک طرفہ ہے

(رجسٹرڈ ناگڑھ اور کشمیر پر ایک وقت قبضے کی فہمت)

جمعیت اقوام میں سر محمد ظفر اللہ کی تقریر

میلشیمین دہلی ۲۲ نومبر کے اداسی مقابلہ میں ناگڑھ کے زیر نفاذ رہا مستحیدر آباد دکن اور انڈین یونین کے تعلقات کے متعلق سخت کہتے ہوئے لکھا ہے کہ انڈین یونین کو چاہئے کہ کوئی طرف کے طریقوں سے پرہیز کرے تاکہ اس کے ملاقاتی اور سرکردہ افراد ان کے متعلق غلط فہمیاں پیدا نہ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ انڈین یونین کے بڑے بڑے لیڈروں نے حکومت کی ہنگ ڈور اپنے ہاتھوں میں لینے سے پہلے قیاس کھائی تھی کہ وہ برصغیر میں برطانویوں پر عامل ہوں گے لیکن ان معمولی سنے بلوچہ وہم دیکھتے ہیں۔ یہ وہی ماحول کرنے کے بعد جدید ہی مغتوں میں ابھی لیڈروں کی رہنمائی میں یونین کی فوج اور مسلح پولیس جو ناگڑھ اور کشمیر میں جاگھسی ہے۔ ان کے علاوہ مانا دور منکر دل اور باریا دوسرے بھی درنگری اور شامہ لڑا لڑیں بھی۔ ان افراد کو دیکر ریاستوں کے بارے میں کوئی شک وہ حق بجانب ہوگی لیکن کشمیر پر جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ وہو ناگڑھ پر جہاں ہندوؤں کی اکثریت ہے ایک وقت اس کا فیصلہ کر لینا نہ منطقی اور سرور کے حق بجانب ہو۔ حاکم نہیں نہیں کیا جاسکتا۔ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر انڈین یونین کی پالیسی حاد حادہ اور نازیبا نہ ہوگی۔ تو آزاد ہندوؤں کے ساتھ گمراہ رہ نہ گئے گا۔ اور آزاد خیال دنیا کی نظر میں اس کی بدنامی یقینی ہوگی۔

ایک سیکشنس ۲۱ نومبر پاکستان ڈیلیکیشن کے قائد سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اپنے جمعیت اقوام میں خطبہ میں پوچھا کہ انڈیا کرتے ہوئے تقسیم کشمیر کی سفارشات پر حق مجھے صبیح کی ہے تقسیم کے نتیجے میں میرے لئے دو فی مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ میں سرشار اور دیہات تو عرب ملائے میں شامل کر دیتے تھے میں۔ لیکن ان کے پاس دو طرف کا سرور مل علا تو ہو دیوں کو دیر یا گیا ہے جس سے وہ محصور ہو کر رہ گئے ہیں۔ نیز حکومت کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ انڈین اور ایشیائی پر جو ایک سال تک ہر وقت تہ لافا میں خود قبضہ کر لے۔ چنانچہ غرض ہے کہ اس طرح عربوں کی بہت سی زمینیں ہندوئی حکومت کے قبضہ میں جا چکی ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوئی ملائے کے لئے دے دیوں کو ان کی زمینوں سے بروئے کار لے کر ایک چال ہے جو چلی جا رہی ہے۔

اب لے کر یہ دور ان میں پانچ ممبروں پر مشتمل مجوزہ کمیشن کو یک طرفہ قرار دیتے ہوئے کہا۔ کہ اس کے پانچوں ممبر پہلے ہی تقسیم کے علمبردار بننے کا اعلان کر چکے ہیں۔ نیز کمیشن کے وسیع اختیارات پر بحث کرتے ہوئے آپ نے سوال کیا کہ کمیشن کے اختیارات کی کاروائی اس کی ہے۔ اور اقوام تو کیا ہے؟ ان میں اس قسم کے اختیارات احتمال کر کے لکھا ہوا ذکر ہے۔

استنبول کانفرنس کیلئے ہندوستانی وفد کی روانگی

کراچی ۲۲ نومبر۔ انڈین یونین کا وفد آگسٹ انٹرنیشن کی استنبول کانفرنس میں شرکت کے لئے سمیرا کراچی سے روانہ ہو گیا۔

استنبول کانفرنس کے بعد ہندوستانی وفد کانفرنس میں شرکت کے لئے سمیرا کراچی سے روانہ ہو گیا۔

سندھ میں ایک خفیہ انقلابی پارٹی کا سراغ

کراچی ۲۲ نومبر۔ کلنگ آف انڈیا میں پانچ لاکھ ستر ہزار روپے کی جو جو دی ہوئی تھی اس کے سلسلے میں پولیس نے ایک خفیہ پارٹی کو گرفتار کر کے اس نے پچھتر ہزار روپے پر دست بردار ہونے کی حقیقتات کے بعد پولیس پر فیض ایسے راز کھلے ہیں جن سے اس قسم کے گروہوں کو ان کے مجرموں کا بھی پتہ چل گیا ہے۔ یہ تمام کراچی میں ایک خفیہ انقلابی پارٹی کے ممبران کی ہیں۔ جو تمام سندھ میں پھیلے ہوئے ہیں۔

دودھ کی محنت شاقہ کا نتیجہ

گاندھی جی کے کل انتہائی اعلیٰ ترین طبقہ کے کراچی ۲۲ نومبر۔ ڈی جی گولڈ کی ایک اطلاع کے مطابق سندھ کی الودھ کی شادی کے موقع پر راجی طرف سے ہندوؤں کی شادی کے موقع پر راجی ایک آدھ گھنٹہ دوران ہندوؤں کا گھنٹہ رہے۔

یہ پہلا موقع ہے جو گاندھی جی نے اس طرف سے کسی شادی کے موقع پر پیش کیا ہے۔ نیز ہندوؤں کی شادی میں کل آئیس روپے لاکھ آئی۔

فوجی خدمات شکر یہ سے قبول کیجاینگی

برطانوی فوجیوں کے عام پنڈت ہندو کا پیغام

نئی دہلی ۲۲ نومبر۔ پنڈت جوہر لال ہندو وزیر اعظم ہندوستان نے سرپریم کورٹ کے ماتحت کام کرنے والے برطانوی فوجیوں کے نام ایک پیغام دیتے ہوئے کہا کہ سرپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد یہی حکمرانی و امج پالیسی ہے کہ ہندوستانی فوج کو جلد سے جلد قومی تبادا جلائے۔ اس فوج کو پروا کرنے کے لئے ہمیں خاص تعداد میں سچے کار برطانوی فوجیوں کی ضرورت ہے۔ انہوں نے شکلیں ماسرین کی جو برطانوی فوجیوں سے اس فوج میں سے ہیں خدمات پیش کرنے کے لئے تیار ہیں میں نہیں اپنی طرف سے بھی۔ حکومت ہند کی طرف سے بھی ہندی د اور دوسرے تقاریر کا یقین دلاتا ہوں۔ ہم یقیناً ان کی خدمات کو نہایت شکر یہ کے ساتھ قبول کریں گے۔

قائد اعظم کا پیغام پاکستان کی فوج میں کام کرنے والے

برطانوی فوجیوں کے نام

دہلی ۲۲ نومبر۔ قائد اعظم محمد علی جناح کو دھندل پاکستان نے ایک نگر ہندو کو اس وقت پریم گاندھی کے ماتحت کام کر رہے۔ اور جس نے حکومت پاکستان کو اپنی خدمات سپرد کی ہیں۔ پیغام بھیجا ہے۔ کہ وہ آگے آئے اور پاکستان کی فوج کو تنظیم کرے۔

ان برطانوی فوجیوں کے لئے جو پاکستان کی فوج میں ملازمت کو ناما ہیں سرپریم کورٹ کے ماتحت کام کرنے والے ہیں۔ انہوں نے یہ پیغام دیا کہ ان کا ایک نیا ملک ہے جس میں بہت سے امور کی انجام دہی ہونے کے لئے ہے جس میں سے ایک مسلح فوج کی تنظیم ہے۔ اس عسکری نظام کو نہایت اعلیٰ اختیار پر پہنچانا ہے۔

پناہ گزینوں کے لئے دراندیشہ اثرات پر محمولات

کراچی ۲۲ نومبر۔ حکومت پاکستان نے پناہ گزینوں کے لئے دراندیشہ اثرات پر محمولات کا حکم دیا۔

پناہ گزینوں کے لئے دراندیشہ اثرات پر محمولات کا حکم دیا۔

امریکی کی خدمت اور جنرل انڈین

کراچی ۲۲ نومبر۔ بریڈ فورڈ سمن نے چیف آف جنرل ٹاف کے ہمسایہ جنرل آئزک مورو کی جگہ جنرل بریڈ کو مقرر کیا ہے۔ جنرل انڈین مورو کے متعلق نام چائے کہ وہ گزشتہ سال بریڈ فورڈ کے الیکشن کیلئے ریپبلکن پارٹی کی طرف سے بطور امیدوار نظر سے آئے تھے۔

مضربینا کی ایک سہیلی یارنی کا حلیہ

کراچی ۲۲ نومبر۔ سہیلی یارنی کا حلیہ ہے۔ کہ کوئی شجاعت کی سہیلی یارنی کا ایک حلیہ ہے۔

سہیلی یارنی کا حلیہ ہے۔ کہ کوئی شجاعت کی سہیلی یارنی کا ایک حلیہ ہے۔

ہندوستان میں نیک ساری کی صنعت

نئی دہلی ۲۲ نومبر۔ کل اکثر شام کو نیک ساری کی صنعت میں نیک ساری کی صنعت کو فروغ دینے کے لئے نام نیک ساری کی صنعت کو فروغ دینے کے لئے نام۔

قادیان کی مقدس سستی پر غم جگہ کنری اور کھانا دنی تہذیب کا پزیرینہ مظاہر ہے

عبادت گاہوں کی بے حرمتی ایک مذموم فعل ہے

نئی دہلی ۲۲ نومبر۔ گاندھی جی نے ہزاروں سالوں سے اپنی تقریریں کیا۔ ہندوؤں سکول اور کالوں میں بے جا جگہ کی عبادت گاہ کی بے حرمتی کرتے ہیں۔ میرے نزدیک وہ خود اپنے مذہب کو خطرے میں ڈال رہے ہیں۔ ان کا یہ فعل قابل مذمت ہے۔ (۱۰-۱۱-۴۷)

بلجیم کانگولونین کا نارینڈت نہرو کے نام

۲۲ نومبر۔ مغربی دنیا سے معلوم ہوا ہے کہ بلجیم کانگولونین کے سیکرٹری نے انڈین یونین کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کے نام ایک تار ارسال کیا ہے جس میں سکالوں کے قتل عام اور خصوصاً جماعت احمدیہ کے مقدس عبادت گاہوں پر حملوں کے خلاف غم کا ذکر کرتے ہوئے سخت غم و غصہ کا اظہار کیا ہے اور ان کو غیرت دلاتے ہوئے کہا ہے کہ اگر انڈین یونین میں برافریقہ کے باشندوں کو ایسا کھانا دنی اور گندی تہذیب کا پست دینے کا ارادہ رکھتے ہیں

غیر مسلموں کے جان و مال کی حفاظت کی تلقین

حیدرآباد ۲۱ نومبر۔ مسلم ہوائے کے حیدرآباد کے مسلمانوں کی مقتدر، انجمن اتحاد المسلمین کے صدر نے ریاست حیدرآباد کی تمام ماتحت مجالس کے نام دیا ہے بھی ہیں۔ جن میں کہا گیا ہے کہ وہ غیر مسلموں کی جان و مال اور عزت کی حفاظت کرنے میں پوری پوری کوشش کریں۔

استحاد و اشتراک کے بغیر اسلامی ممالک کی زندگی خطرے میں ہے

لاہور ۲۲ نومبر۔ لاہور کے مسلم اخبارات کے ایڈیٹروں کی طرف سے مسیحی اخبار نویسوں مسٹر صالحہ انصاری اور عبدالقادر حمزہ کے اعزاز میں پارٹی دی گئی جس میں مشرقی پنجاب کے وزراء کے علاوہ راجہ غنشنغر علی خان نے بھی شرکت فرمائی۔ اس تقریب میں تمام اسلامی حاکم کی پیشوا پیشانی گئی۔ سیم باہمی اتحاد و اشتراک ترغیب کرے۔ مولانا ظفر علی خان نے مشرقی پنجاب کے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر تمام اسلامی ممالک اپنی زندگی کو قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ تو ان سب کو متحد بنانا چاہیے۔ ورنہ ان کی زندگی ہر وقت خطرے میں ہوگی۔ (۱۰-۱۱-۴۷)

انٹرنی کی کمیونٹ پارٹی کے لیڈر گرفتار کر لئے گئے

لنکھنؤ ۲۲ نومبر۔ آج صبح جلال سنگھ یا وکرنیہ کے ماتحت آل انڈیا انقلابی کمیونٹ پارٹی کے سیکرٹری مسٹر مندانا ناتھ شیوہ کو کونسل ان کے دوستوں کے گرفتار کر لیا گیا۔ (۱۰-۱۱-۴۷)

ریاستی جھگڑوں کا حل لاٹو موٹ بیٹن کی نظر میں

نئی دہلی ۲۱ نومبر۔ لاٹو موٹ بیٹن گورنر جنرل ہندوستان نے انڈین نیشنل ایسوسی ایشن کے ایک اجتماع میں شرکت کیا۔ لاٹو موٹ بیٹن نے اس موقع پر ہندوستانی ریاستوں کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میں اس امر کی تائید میں ہوں کہ ریاست کشمیر حیدرآباد اور جونا گڑھ میں استغواب رائے کے ذریعے معلوم کر لیا جائے کہ وہاں کے عوام پاکستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا ہندوستان میں۔

مجلس انتخاب المسابین کو سرٹریٹ کی طرف سے دعوت ملاقات

حکومت نظام اور حکومت ہند میں دوبارہ گفتگو کے محنت

۲۲ نومبر۔ حکومت نظام کا ایک وفد ہندوستان کے ریاستی محکمہ کے ساتھ ریاست حیدرآباد کے آئینی مستقبل کے سوال پر دوبارہ گفت و شنید کرتے ہوئے نئی دہلی پہنچا۔ اس وفد کی قیادت نواب حسین فاضل جگت کوہستہ میں وندہ کل شام ہندوستان کے ریاستی محکمہ کے سیکرٹری مسٹر وکیل حسین سے ملاقات کی۔ حیدرآباد کی مجلس اتحاد المسلمین کے نمائندہ

پاکستان میں وسیع پیمانے پر کارخانے کھولنے کی تجویز

کراچی ۲۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان کے وزیر تجارت نے پاکستان کے صوبوں کے حیدرآباد کے صنعت کی ایک کانفرنس میں شرکت کر کے کہا کہ میں ہر بار یہ کہتا ہوں کہ پاکستان میں نئی کارخانے کھولنے کی ضرورت ہے اور جوٹ کے کارخانے کھولنے پر غور و خوض کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ مشابہ کی درآمد اور برآمد کے متعلق حکومت کی پالیسی پر بھی سوچ بچار کیا جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library, Rabwah

پنجاب کے زیر است افراد کا باہم تبادلہ

۲۲ نومبر۔ جی آر ایس کے ایک وفد نے ہندوستان کے وزیر امور کو اپنا بیان کیا کہ ان کے قیدیوں کی سہولتیں مسرت آئے کی وجہ سے مشرقی پنجاب اور مشرقی پنجاب کی حکومتوں نے کو یہ فیصلہ کیا ہے کہ دونوں قوموں کے افراد کا جو دونوں طرف فداوات کے سلسلے میں زیر حراست ہیں باہم تبادلہ کر لیا جائے۔ اس بارے میں سرکاری اعلان میں ہے جلد ہو جائے گا۔

سندھ میں ہندو زمینداروں کی فصلیں نہیں بچ رہی

کراچی ۲۲ نومبر۔ آج حکومت سندھ کے طرف سے ایک پولیس فوٹ میں بتایا گیا ہے کہ سندھ زمینداروں کی فصلیں نہیں بچ رہی ہیں۔ چنانچہ خطرہ ہے کہ ان کی یہ حرکت آئندہ سال کی فصلیں خراب کا باعث نہ ہو جائے۔ حکومت تحقیقات کر رہی ہے تاکہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ کسی زمیندار نے اس وجہ سے فصلیں جوڑ کر کاشت کر لیں کہ ان کی زمین قانون آباد کاری کے ماتحت حکومت

اقلیتوں کو حکومت میں شامل کر کے لیو وزیر اعظم سندھ کی سعی

کراچی ۲۲ نومبر۔ سندھ کے وزیر اعظم شریام نے آج صبح اپنے آؤٹسٹائی اور ایڈووکیٹ ورنل کو گورنر پارٹی کے مستقبل کے مسئلہ پر گفت و شنید کرنے کے لئے دعوت کی۔ خیال ہے کہ وزیر اعظم سندھ نے ہندو اقلیتوں کو ان کا جو حق دینے کے لئے تیار ہیں ان کا گورنر پارٹی سے کہا کہ مسلم کے چوکا گورنر برائے سندھ چھوڑ کر چلے گئے۔ ان کا چاہیے کہ مسلم کی حکومت کے متعلق ہوں۔ اس طرح ہندو روایتیہ کے آج صبح جو گنگ کے ساتھ حکومت کے معاملات میں ہر طرح تعاون کرنے کو تیار ہے۔ مثلاً نجیات فیڈریشن وغیرہ۔ ان کو نہ سلام پر تمام دوسرے نجیات فیڈریشن کے گورنر سندھ کے ملاقات